اسلام میں سنت کا مقام

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

Maquboolahmad.blogspot.com | Maqubool Ahmed
islamiceducon@gmail.com | SheikhMaqubooIAhmedFatawa
00966531437827 | Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page



اسلام میں سنت کا مقام

مقبول احمد سلفی

جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب

دین اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ایک کامل دین ہے، اس دین کی بنیاد دو چیزوں پر قائم ہے۔ایک اللہ کی کتاب اور دوسری نبی ﷺ کی سنت۔ دین کی حیثیت سے ہمیں انہیں دونوں چیزوں کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں اپنے مضمون میں دین کی دوسری بنیاد یعنی سنت کا مقام ومرتبہ واضح کروں گا، اس میں کتاب اللہ کی بھی حیثیت واضح ہوگی کیونکہ قرآن وسنت میں باہمی گہرا ربط ہے بلکہ سنت قرآن کی ہی تشریح وتفصیل ہے۔

سنت لغت میں طریقہ کو کہتے ہیں، طریقہ خواہ اچھا ہو یا برا، دونوں پر سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔(لسان العرب) اسی معنی میں صحیح مسلم کی حدیث (1017) من سن في الإسلام سنة حسنة (جس نے اسلام میں کوئی اچھا راستہ ایجاد کیا) ومن سن في الإسلام سنة سيئة (اور جس نے اسلام میں برا راستہ ایجاد کیا) وارد ہے۔

سنت شرعی معنی میں "ہر اس قول، فعل، تقریر اور وصف کو کہا جاتا ہے جو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا جائے"۔



اس شرعی معنی کے اعتبار سے سنت حدیث کے مترادف ہے یعنی ان دونوں الفاظ کا استعمال شرعی اصطلاح میں ایک ہی ہے۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ فقہی اصطلاح میں جہاں احکام کو پانچ اقسام (واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباح) میں تقسیم کیا گیا ہے، وہاں سنت مندوب (جس حکم کا بجالانا واجب نہ ہو) کے معنی میں مستعمل ہے۔

اب سنت کی تعریف کی وضاحت کردیتا ہوں تاکہ سنت کا مقام ومرتبہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ چنانچہ سنت کی تعریف میں چار الفاظ وارد ہیں۔

پہلا لفظ قول: "قول" بولی، کلام اور گفتگو کو کہتے ہیں، اس سے مراد آپ ﷺ کی طرف منسوب ہر قسم کی بولی اور کلام ہے جیسے آپ ﷺ کا قول: انما الاعمال بالنیات (صحیح البخاری:1) یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کا قول: صلوا کما رایتمونی اصلی (صحیح البخاری:6008) تم اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

چونکہ یہ احادیث قول یعنی کلام سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان کو قولی سنت کہی جائے گی۔

دوسرا لفظ فعل: "فعل" کا مطلب کام ہے اور اس سے مراد جو بھی کام نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جیسے صحابہ کرام آپ ﷺ کے اعمال، افعال اور عبادات وغیرہ نقل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے فعل میں سے ایک مثال صحیح مسلم (1216) کی وہ حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھ کر نماز پڑھتے ہیں، آپ کے پیچھے صحابہ کرام آپ کی اقتداء کرتے ہیں۔ اس حدیث میں آپ کا فعل یعنی عمل وکام ذکر کیا گیا ہے تو اس کو فعلی سنت کہیں گے۔



تیسر الفظ تقریر: اس سے مراد کسی صحابی کا قول یا فعل جو آپ ﷺ کی موجودگی میں ہوا ہو یا آپ کے سامنے کسی صحابی کا قول یا فعل ذکر کیا گیا ہو اور آپ نے اس قول پر یا فعل پر خاموشی اختیار کی ہو یا منع نہیں کیا ہو یا اچھا کہا ہو وہ تقریری سنت کہلاتی ہے۔

تقریری سنت کی ایک مثال صحیح ابن ماجہ (954) کی حدیث ہے۔ نبی ﷺ ایک صحابی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو آپ ان سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تو دو ہی رکعت ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنت نہیں پڑھا تھا وہی پڑھا ہوں۔ اس کے بعد اس حدیث کو بیان کرنے والے کہتے ہیں: "فسکت النبی ﷺ" یعنی نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس طرح کسی صحابی کے عمل پر نبی ﷺ کا خاموش ہو جانا تقریری سنت کہلاتی ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ فجر کی چھوٹی ہوئی سنت فرض نماز کے فوراً بعد پڑھ سکتے ہیں اور بخاری (584) کی یہ حدیث "نھی عن الصلاۃِ بعدَ الفجرِ حتی تَطلُعَ الشمسُ" (رسول اللہ نے فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا یہاں تک کہ سورج نکل آئے) فجر کی سنت کے علاوہ کے لئے ہے یعنی فجر کی چھوٹی ہوئی سنت فرض نماز کے بعد ادا کر سکتے ہیں، دوسری نماز نہیں۔

ایک دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو لوگ فجر کی فرض نماز کے وقت فرض نماز چھوڑ کر سنت پڑھنے لگ جاتے ہیں وہ سنت کی مخالفت کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو اس حدیث سے نصیحت لینا اور سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔



اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ایک صحابی بھی اپنی مرضی سے دین پر عمل نہیں کرسکتے ہیں تو پھر عالم یاعام آدمی کیسے سنت کے خلاف عمل کرسکتا ہے۔

سنت کا معنی و مفہوم جان اچھی طرح جان لینے کے بعد اب سنت کا مقام و مرتبہ جانتے ہیں چنانچہ پہلے قرآن سے چند دلائل پیش کرتاہوں۔قرآن متعدد مقامات پراللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیتاہے،یہ واجبی حکم ہے یعنی ہمیں واجبی طور پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا ہے،اطاعت میں اللہ اور رسول کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔اللہ تعالی کافرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ (الأنفال:20)

ترجمہ:اے ایمان والو! اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہنا ماننے سے) سے رو گردانی مت کرو سنتے جانتے ہوئے۔

اس آیت سے معلوم ہوتاہے کہ جب ہمیں اللہ اوراس کے رسول کا حکم معلوم ہو جائے تو پھر اعراض کرنے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا،بلاچوں چرا حکم الہی اور سنت رسول پر عمل کرنا واجب ہے۔

اللہ تعالی کاارشاد ہے: وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (آل عمران:132)

ترجمہ:اوراللہ اوراس کے رسول کی فرمانبرداری کروتاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے میں رحمت ہے ورنہ رحمت الہی سے محروم ہو جائیں گے،اور آج رحمت الہی سے محرومی کا اصل سبب ترک سنت ہے۔



اللہ تعالی کا فرمان ہے: قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ہمارا ہر عمل رضائے الہی کے لئے ہوتا ہے اور یہاں اس آیت میں رضائے الہی کا معیار اتباع رسول بتایا گیا ہے یعنی ہم میں سے جو بھی اپنے عمل میں رضائے الہی کا طالب ہو اسے سنت رسول کی تابعداری کرنی ہوگی ورنہ رضائے الہی کے مستحق نہیں ہوں گے۔یہود ونصاری بھی رضائے الہی کی خوش فہمی میں مبتلا تھے بلکہ عیسائی تو عیسی علیہ السلام اور مریم علیہاالسلام کو اللہ سے بھی زیادہ مرتبہ دے کر یہ سوچتے تھے کہ اللہ اس بات سے زیادہ خوش ہوگا مگر عیسائیوں کو بھی حکم ہوا کہ تم رضائے الہی کا طالب ہو تو آخری پیغمبر محمد ﷺ کی اطاعت کرو تبھی اپنے دعوی میں سچے ہوگے۔افسوس کی بات ہے کہ اکثر مسلمانوں کو اتنی سیدھی اور سچی بات سمجھ نہیں آتی، وہ اتباع رسول کو چھوڑ کر ائمہ، اولیا اور صالحین کو اپنا پیشوا بناتے ہیں اور بجائے شرمندہ ہونے کے اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں

۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور:63)

ترجمہ: سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

اس آیت کی وضاحت سے پہلے یہ آیت بھی جان کہ رسول کی اطاعت گویا اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء: 80)

ترجمہ: اس رسول کی جو اطاعت کرے اسی نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

ذرا سوچو مسلمانو! محمد ﷺ کی ہستی وہ ہے جن کی اطاعت، اللہ کی اطاعت ہے، بھلا وہ کیسے مسلمان ہیں جو رسول اللہ کی سنت سے اعراض کرتے ہیں اور دعوی محبت رسول کا کرتے ہیں۔ میرا ماننا ہے کہ اگر محمد ﷺ حاضر و ناظر ہوتے اور آپ کے پاس اختیار ہوتا جیسا کہ صوفیوں کا عقیدہ ہے تو آپ ﷺ ان جھوٹے محبین رسول کو ضرور سبق سکھاتے مگر قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح عقیدہ یہ ہے کہ آپ ﷺ وفات پاگئے ہیں، نہ آپ دنیا والوں کی بات سنتے ہیں اور نہ انہیں دیکھتے ہیں اور نہ ہی ان پر کسی قسم کا اختیار رکھتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل ؒ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ تینتیس مقامات پر رسول اللہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے پھر جب یہ آیت تلاوت کرتے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور: 63) تو بار بار اس کی تلاوت کرکے اور فرماتے جو نبی ﷺ کی حدیث رد کرے وہ ہلاکت کے دہانے پر ہے۔

آیئے اور جانتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی مخالفت کرنے سے کیسے ہلاکت و مصیبت آتی ہے اور قوم پر عذاب آتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:



وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ

(البقرة:65)

ترجمہ: اور بلاشبہ یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جو تم میں سے ہفتے (کے دن) میں حد سے گزر گئے تو ہم نے ان سے کہا ذلیل بندر بن جاؤ۔

اس آیت میں یہودیوں کی ہلاکت اور ان پر اللہ کے عذاب آنے کا بیان ہے جب ان لوگوں نے اللہ کا حکم نہ مانا۔ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ہفتہ کے دن مچھلی مارنے سے منع کیا تھا مگر یہ لوگ حیلہ اختیار کرکے مچھلی کھایا کرتے تھے ۔ان کا حیلہ یہ تھا کہ ہفتہ کے دن مچھلی زیادہ باہر آتی تو وہ لوگ رسی، جال پھینک کر اور گڑھا کھود کر ان میں مچھلی پھنسا لیتے اور اتوار کو پکڑ لاتے۔ یہودیوں نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی تو آسمان سے ایک آواز آئی بندر بن جاؤ، یہ لوگ بندر بن گئے۔ سورہ اعراف میں بندر اور خنزیر کا ذکر ہے، اس بارے میں اہل علم کہتے ہیں ان میں سے جو لوگ جوان تھے بندر بنا دئے گئے اور جو معمر تھے سور بنا دئے گئے۔ یہ سب پہنچانے بھی جاتے ہیں مگر شکلا بندر و سور تھے۔ تین دن کے اندر عذاب میں مبتلا یہ سب لوگ ناک رگڑتے رگڑتے مر گئے، ان کی نسل بھی ختم ہو گئی۔ ان ہلاک ہونے والوں میں بنی اسرائیل کے وہ لوگ بھی تھے جو حیلہ سے مچھلی تو نہیں پکڑتے تھے لیکن کسی کو منع بھی نہیں کرتے تھے۔ اللہ کے عذاب سے بچنے والے صرف وہی مومنین تھے جو اللہ کا حکم بھی مانتے تھے اور حیلہ اختیار کرنے والوں کو منع بھی کرتے تھے۔ مزید تفاصیل کے لئے مذکورہ آیت کی تفسیر دیکھ سکتے ہیں

۔

اس واقعہ میں ایک اہم نصیحت تو یہ ہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول کا حکم ماننا چاہئے، حکم عدولی ہلاکت اور عذاب کا باعث ہے۔ یہاں ان بدعتیوں کو بھی نصیحت لینا چاہئے جو اپنی طرف سے دین میں نئی نئی بدعات ایجاد

کرتے ہیں اور حکم رسول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہم سب کو اس بات کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہم سنت کے مطابق عمل کریں نیز سنت کے خلاف بدعات پر عمل کرنے والوں کو بھی روکیں، یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے ورنہ ہم بھی عتاب کے شکار ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں سے جو کوئی منکر (برائی) کو دیکھے تو ہاتھ سے اسے مٹائے، اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے نصیحت کرے اور زبان سے نصیحت نہیں کر سکتے تو کم از کم دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔ (صحیح مسلم: 49)

ہمیں ایمان کے طاقت ور درجہ پر قائم ہونا چاہئے اس لئے یا ہاتھ سے شرک وبدعت کو مٹائیں یا زبان سے منع کریں جیسا کہ ہم دنیاوی معاملات میں کرتے ہیں، جب ہمیں کوئی گالی دیدے اسے یا تو مارتے ہیں یا ہم زبان سے کچھ کہتے ہیں۔ جب اپنی ذات کے لئے ایسی غیرت ہے تو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے اور سنت کی جگہ بدعت کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ خاموشی کیوں ؟ ہاتھ نہیں پکڑ سکتے تو کم از کم زبان کا استعمال کر کے حق ان پر واضح کر دیں۔

قرآن میں ہم نے سنت کا مقام دیکھ لیا، اب چند احادیث دیکھتے ہیں۔ صحیح بخاری (5063) میں یہ واقعہ مذکور ہے، جب تین صحابہ کرام علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضوان اللہ علیہم ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہو کر رسول اللہ کی عبادات کے بارے میں دریافت کر رہے تھے تو انہوں نے اپنے عملوں کو کم جانا اس لئے ان میں سے ایک نے کہا اب ہم رات بھر عبادت ہی کریں گے، دوسرے نے کہا مسلسل روزہ ہی رکھیں گے اور تیسرے نے کہا کہ شادی نہیں کریں گے۔ جب رسول کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو آپ نے ان صحابہ کرام سے فرمایا: "فمن رغب عن سنتي فليس مني" جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ میں سے



نہیں ہے۔ گویا کہ دین پر عمل کرنے میں اصل اعتبار سنت کا ہوگا، جو سنت سے ہٹ کر ہو چاہے وہ نماز یا روزہ ہی کیوں نہ ہو مردود و باطل ہے۔

اسی طرح یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں جو موطا امام مالک اور مستدرک حاکم میں موجود ہے اور شیخ البانیؒ نے اسے مشکوۃ کی تخریج میں حسن قرار دیا ہے۔

تركتُ فيكم أمرينِ ؛ لن تَضلُّوا ما إن تمسَّكتُم بهما : كتابَ اللَّهِ وسُنَّتي۔

ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔

ان کے علاوہ بے شمار دلائل ہیں مگر چند پر ہی اکتفا کرتا ہوں جو حجت و ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ ان سب دلائل سے واضح ہے کہ مسلمانوں کو رسول اللہ کی سنت پر عمل کرنا واجب و ضروری ہے بلکہ قرآن نے تو صراحت کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ رسول اللہ یعنی محمد ﷺ ہی تمارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کو چھوڑ کر کسی کو اپنا امام و پیشوا نہیں بنایا جائے گا۔

سنت رسول کی مخالفت سے اعمال ضائع و برباد ہو جاتے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ** (محمد:33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو برباد نہ کرو۔



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَن عَمِلَ عَمَلًا ليسَ عليه أمْرُنا فَهو رَدٌّ(صحيح مسلم:1718)

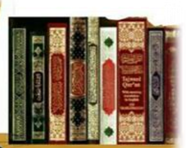
ترجمہ: جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو(یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

ان دونوں دلیلوں سے معلوم ہوا کہ سنت کا اس قدر مقام ہے کہ اس کے برخلاف عمل کرنے سے عمل ضائع ہو جاتا ہے، وہ اللہ کے یہاں قبول نہیں کیا جاتا۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ لوگوں کا اتفاق ہے کہ جب سنت رسول واضح ہو جائے تو کسی کے قول سے اسے چھوڑنا جائز نہیں ہے۔(الروح لابن القیم)

امام صاحب کی اس بات کو ذرا مثالوں سے سمجھتے ہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر قسم کی بدعت گمراہی ہے۔ یہ فرمان سنت رسول میں واضح ہے، اب اگر کوئی یہ کہے کہ بعض قسم کی بدعت جائز ہے، اچھی ہے، اس پر عمل کر سکتے ہیں تو یہ جھوٹ ہے، خلاف سنت ہے اور جو خلاف سنت ہے وہ مردود و باطل ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے: لو كنتُ آمرًا أحدًا أن يسجُدَ لأحدٍ ، لأمرتُ المرأةَ أن تسجُدَ لزوجِها(صحيح الترمذي:1159)

ترجمہ: اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس حدیث سے ایک سنت واضح ہو گئی کہ اللہ کے علاوہ سجدہ کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے لہذا کسی قبر کو سجدہ کرنا، کسی مورتی کو سجدہ کرنا اور کسی پیر و مرشد کو سجدہ کرنا غلط ہے۔ اگر کوئی غیر اللہ کے سجدہ کی طرف بلائے تو سنت رسول کو چھوڑ کر اس کی بات نہیں مانی جائے گی۔



مذکورہ بالا سطور سے ہمیں سنت کا اعلیٰ مقام معلوم ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت کا دامن تھامنا ہی عمل کی قبولیت کا معیار ہے، جو سنت کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا عمل بر باد بلکہ وہ عذاب و عتاب کے شکار بھی ہو سکتے ہیں۔اب آپ کو سنت کی پیروی کا سب سے بڑا انعام اور سنت ترک کر دینے کا سب سے بڑا نقصان بتاتا ہوں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟، قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى(صحیح البخاری:7280)

ترجمہ: ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔

یہ حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ سنت کی اس قدر اہمیت وفضیلت ہے کہ سنت پر عمل کرنے والوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا، اور جو سنت کو ترک کر دے گا اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔اس میں سنت پر عمل کرنے والوں کے لئے بڑا انعام بتایا گیا ہے اور سنت چھوڑنے والوں کو بڑی سزا سنائی گئی ہے۔

اب جس کو رسول سے سچی محبت ہو گی وہ سنت پر عمل کرے گا، جس کو عمل میں رضائے الٰہی مطلوب ہو گی وہ سنت پر عمل کرے گا، جو اپنے عمل کو ضائع ہونے سے بچانا چاہے گا وہ سنت پر عمل کرے گا اور جو جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ سنت پر عمل کرے گا۔ جس کو یہ سب فائدے نہیں چاہئے، نہ رسول کی سچی محبت چاہئے، نہ رضائے



الہی چاہیئے، نہ عمل کی مقبولیت چاہیئے اور نہ جنت چاہیئے وہ سنت کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے چلے گا، بدعت و گمراہی کا راستہ اختیار کرے گا۔

اللہ ہم کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے اور شرک و بدعت سے ہمیں بچائے۔ آمین

****

نوٹ : اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل ، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔



YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :11 /11/2022